خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 22 ستمبر 1997ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 208 | سوموار 19 جمادی الاول۔ 1418ھ 22 تبوک 1376ھش 22 ستمبر 1997ء

تم سچ مچ خدا کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے۔ سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کمزور مخلوق ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بدوں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس کا وجود اور اس کی پرورش اور بقاء کے سامان سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہیں۔ احمق ہے وہ انسان جو اپنی عقل و دانش یا اپنے مال و دولت پر ناز کرتا ہے' کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے۔ وہ کہاں سے لایا؟ اور دعا کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنے ضعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصور کرے۔ جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا' اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا اور اس طرح پر دعا کے لئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہوگا۔ جیسے انسان جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور دکھ یا تنگی محسوس کرتا ہے' تو بڑے زور کے ساتھ پکارتا اور چلّاتا ہے اور دوسرے سے مدد مانگتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ اپنی کمزوریوں اور لغزشوں پر غور کرے گا اور اپنے آپ کو ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا' تو اس کی روح پورے جوش اور درد سے بے قرار ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے گی اور چلائے گی اور یا رب یا رب کہہ کر پکارے گی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 273)

دل سے اٹھنے والی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

دعا کا بیج بھی اپنے اگنے کے لئے دل کی ایسی ہی زمین چاہتا ہے جسے نرم اور گداز کر دیا گیا ہو جو ایسی کیفیت میں ہو کہ اگر کوئی دوسرا اس کو دیکھے تو اس پر پیار آئے اور اس دل پر لوٹنے کو دل چاہے۔ ایسی کیفیت میں جو دعائیں دل سے اٹھتی ہیں وہ ضرور ہی مقبول ہوتی ہیں اور بسا اوقات ایسے دل سے اٹھنے والی دعا اٹھتے وقت انسان کو یہ خبر دے جاتی ہے کہ میں عرش الٰہی پر پہنچنے سے پہلے نہیں رکوں گی اور لازماً بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوں گی۔ وہ ایک عجیب کیفیت ہے جو صاحب تجربہ کو معلوم ہوتی ہے جس کی کیفیت کو دوسرے تک جسے تجربہ نہ ہو بیان کے ذریعہ پہنچایا نہیں جا سکتا لیکن میں جانتا ہوں کہ اکثر احمدی کسی نہ کسی وقت ضرور ان تجارب سے گزرتے ہیں۔ پس انبیاء کے الفاظ میں دعائیں کرنا دل کے اندر وہ نرمی اور گداز کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے کہ جس میں پھر دعا کا بیج بویا جاتا ہے اور شجرہ طیبہ بن کر اگتا ہے' جس کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہیں اور ان شاخوں کو (کلام الٰہی) بیان فرماتا ہے کہ ضرور پھل لگتا ہے اور ہر موسم میں پھل لگتا ہے۔ یہ دعا کا شجر ایسا ہے جو [illegible] دل میں پیوست ہوا اور پھر آسمان تک اس کی شاخیں بلند ہوں تو اسے کسی بہار کی انتظار نہیں ہوتی وہ خود اپنی ذات میں بہار کا منظر پیش کرنے والا ایک دائم' ایک سدا بہار ایسا درخت بن جاتا ہے جسے پھل لگتے ہی رہتے ہیں۔ پس (کلام الٰہی) نے ایسے درخت کا نقشہ کھینچتے ہوئے یہی فرمایا کہ (-) ہر حالت' ہر موقعہ پر' ہر کیفیت میں اس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے پھل عطا ہوتے رہتے ہیں اور وہ کبھی بھی پھولوں سے محروم نہیں رہتا۔

پس یہ انبیاء کی وہ دعائیں ہیں جو ایسے دلوں سے نکلی تھیں جو دل دعاؤں کو قبول کرنے کے لئے انتہائی درجے پر تیار ہو چکے تھے اور جس کیفیت میں وہ دعائیں دل سے اٹھی تھیں ان کیفیتوں کا ایک اثر پیچھے چھوڑ گئی ہیں اور وہ الفاظ ایسے ہیں جو زمانے کے ساتھ کبھی مر نہیں سکتے۔ وہ کیفیتیں ایسی ہیں جو ان الفاظ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو چکی ہیں۔ پس اگر آپ غور کر کے انبیاء کے الفاظ میں دعائیں کریں (-) آپ کی دعاؤں کو بہت بڑی عظمت ملے گی اور پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ (انعام پانے والے لوگ) کون لوگ تھے؟ تو اگرچہ آپ خدا کے حضور اپنے وجود کو کلیتاً خالی کر چکے ہوں گے لیکن ایک اور حمد آپ کو عطا ہو گی جو آسمان سے عطا ہو گی اور ان آسمانی وجودوں کی معرفت آپ کو عطا ہو گی۔

(از خطبہ 29۔ مارچ 1991ء)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولانا دین محمد شاہد صاحب ایم اے مربی سلسلہ کے بیٹے مکرم متین احمد صاحب مکینیکل انجینئر شاہ تاج ٹیکسٹائل کو مورخہ 21۔ اگست 1997 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام معین احمد خان رکھا ہے عزیز نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولود عزیز مکرم محمد انور خان صاحب 14۔ سی ریس کورس روڈ لاہور کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

○ عزیزہ مکرمہ عطیۃ المنان صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عبدالباسط صاحب حال مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 18۔ جون 1997ء کو جرمنی میں پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام "سائرہ باسط" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان (انسپکٹر وقف جدید) کی نواسی اور مکرم رانا اعجاز احمد صاحب کانگڑھی دار العلوم ربوہ کی پوتی ہے۔
اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر نیک اور خادمہ دین بنائے۔

احباب استفادہ کریں

○ محترم سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید لکھتے ہیں۔
عزیز مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال صاحب ایم بی بی ایس۔ FCPS ایم ڈی (امریکہ) ماہر امراض دل میو ہسپتال لاہور ہر جمعہ کی شام ساڑھے چار سے ساڑھے آٹھ بجے تک دل کے مریضوں کا رشید ہسپتال ڈیفنس بلیو وارڈ لاہور میں فری معائنہ و مشورہ دیں گے۔ نیز مختلف تشخیصی ٹیسٹوں کے سلسلہ میں بھی دوستوں کی راہنمائی کریں گے۔
احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ عزیز ڈاکٹر صاحب کو خدمت انسانیت کی توفیق بخشے۔

درخواست دعا

○ مکرم ملک عمران ناصر صاحب دار العلوم غربی (ثناء) کی چچی محترمہ شوکت ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک ظفر اقبال صاحب ڈھولن وال ملتان روڈ لاہور ہاتھ میں انفیکشن کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

تمہارا خدا وہ ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

22 تبوک 1376 ھش   22 ستمبر 1997ء

اللہ پر توکّل کے دو واقعات

صاحب ایمان کی زندگی کا ایک اہم پہلو اللہ تعالیٰ پر توکل ہے۔ یہ وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بلاواسطہ دلیل فراہم کرتی ہے۔ دلائل سے یہ تو ثابت کیا جاسکتا ہے کہ خدا ہونا چاہئے مگر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر توکل کر کے جب اللہ کی رحمت کا نظارہ سامنے آتا ہے تو کسی دلیل کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی اور روح اپنے خالق و مالک کے حضور سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے افراد کی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ پر توکل کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے ایک ارشاد میں فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ پر توکل چاہئے اسی سے مانگنا چاہئے" اس کے بعد فرمایا۔

میرا اپنا تجربہ ہے کہ جب ضرورت ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ کہیں نہ کہیں سے بھیج دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود لوگوں کے دلوں میں تحریک کرتا ہے۔ جو دوسروں کا محتاج ہو پھر اس کے لئے ایسا نہیں ہوتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ پر کوئی بھروسہ کرے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے سامان پیدا کرتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب (حضرت امام جماعت الاول۔ ناقل) سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ مجھے کچھ ضرورت پیش آئی۔ میں نے عبادت میں دعا مانگی۔ مصلیٰ اٹھانے پر ایک پونڈ پڑا تھا۔ میں نے اسے لیکر اپنی ضرورت پر خرچ کیا۔ تو خدا تعالیٰ خود سامان کرتا ہے۔ کسی کو (-) خواب دکھاتا ہے اس طرح اس کی ضرورت پوری کرتا ہے"۔ (نصائح مربیان فرمودہ 12- مارچ 1916ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا یہ ارشاد بظاہر انسانی عقل سے بالا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر اسی عقل کے سہارے چلنا شروع کر دیں تو اللہ کی ہستی کا ثبوت نہیں ملتا۔ یہ حیران کن واقعات ہی بتاتے ہیں کہ کوئی خدا ہے جو زندہ خدا ہے۔ اس کے ساتھ تعلق ہی انسان کی بقا کا ضامن ہے۔ حضرت امام اول کی زندگی تو ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ آپ نے جب بھی اللہ پر توکل کیا اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کو آموجود ہوا۔

توکل کی ایک اور صورت یہ ہوتی ہے کہ مقصد کے لئے اللہ سے مانگا جا رہا ہے وہ ضرورت ہی نہیں رہتی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اس ضمن میں فرماتے ہیں۔

"لیکن کبھی اس طرح پر بھی ہوتا ہے کہ وہ ضرورت ہی نہیں رہتی ابتدائی مرحلہ یہی ہے کہ اس کی ضروریات ہی نہیں بڑھتیں۔ اور اگر ضروریات پیش آتی ہیں تو پھر ایسے سامان کئے جاتے ہیں کہ وہ مٹ جاتی ہیں۔ مثلاً ایک شخص بیماری ہے۔ اب اس کے لئے دوائی وغیرہ کے لئے روپوں کی ضرورت ہے۔ دعا کی۔ بیمار ہی اچھا ہو گیا تو اب روپوں کی ضرورت ہی پیش نہ آئی۔

پہلی حکمت یہ ہے کہ وہ لوگوں کا محتاج ہی نہیں ہوتا۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ لوگوں کا رجوع اس کی طرف ہو جاتا ہے۔ خدا خود لوگوں کے ذریعے سامان کراتا ہے"۔ (ایضاً)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے توکل کے ذکر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک واقعہ بھی بیان فرمایا ہے جس سے توکل کے مضمون پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے ساتھ اللہ کے محبت بھرے سلوک کا پتہ چلتا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اس مضمون کے بیان میں مزید فرماتے ہیں۔

"زلزلے کا ذکر ہے۔ باہر باغ میں ہم ہوتے تھے۔ حضرت صاحب (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مراد ہیں۔ ناقل) کو ایک ضرورت پیش آئی۔ فرمانے لگے قرض لے لیں۔ پھر فرمانے لگے قرضہ ختم ہو جائے گا تو پھر کیا کریں گے۔ چلو خدا سے مانگیں (عبادت) پڑھ کر جب آئے تو فرمانے لگے۔ ضرورت پوری ہو گئی۔ ایک بالکل میلے کچیلے کپڑوں والا (عبادت) کے بعد مجھے ملا۔ (سلام) کر کے اس نے ایک تھیلی نکال کر دی۔ اس کی حالت سے میں نے سمجھا کہ یہ پیسوں کی تھیلی ہوگی۔ کھولا تو معلوم ہوا کہ دو سو روپیہ ہے۔ تو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی حاجات کو جو اس پر توکل رکھتے ہیں اس طرح پورا کیا کرتا ہے۔ تم کبھی دوسرے پر بھروسہ نہ رکھو"۔ (ایضاً)

اس بابرکت ارشاد سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ پر توکل کر کے دعا کرو تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور اپنا پیارا چہرہ دنیا کے سامنے لاتا ہے۔ یہ وہ مرحلہ ہے جب انسان اپنے مولا کی محبت میں گم ہو جاتا ہے۔ کیسے بابرکت وجود تھے یہ۔ اور اللہ سے کیسی محبت رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے پیاروں کا مان بڑھاتا ہے اور ان کی محبت کو نظرانداز نہیں کرتا۔ یہی زندگی ہے جسے حقیقی زندگی کہا جاتا ہے جو قدم قدم پر اپنے مولا کا محبت بھرا چہرہ دیکھتی ہے اور اس کی محبتوں کا نظارہ کرتی ہے۔

سوال کرنا توکل کے بالکل خلاف ہے۔ لیکن کبھی انسان کے دل میں چالاکی آجاتی ہے اور وہ سوچتا ہے کہ اچھا براہ راست نہ سہی تو بالواسطہ طور پر سوال کر دیتے ہیں۔ یہ چالاکیاں اللہ سے چھپی نہیں ہوتیں۔ اللہ تو پاتال تک انسان کی نیتوں سے واقف ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"سوال ایک زبان سے ہوتا ہے اور ایک نظر سے۔ تم نظر سے کبھی سوال نہ کرو۔ پس ب تک ایسا کرو گے تو پھر خدا تعالیٰ خود سامان کرے گا۔ اس صورت میں جب کوئی تمہیں کچھ دے گا بھی تو دینے والا پھر تم پر احسان نہیں سمجھے گا بلکہ تمہارا احسان اپنے اوپر سمجھے گا"۔ (ایضاً)

اللہ کے پیار کی راہ میں گذرنے والی زندگی ایک اور ہی زندگی ہوتی ہے۔ یہ آسمانی زندگی ہے۔ یہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی اللہ سے پیوند رکھتی ہے۔ اس زندگی کی لذت کا کیا کہنا۔ جب کوئی اس لذت کا مزا چکھ لیتا ہے تو پھر اسے اور سب مزے بھول جاتے ہیں۔ پھر کوئی اور مزا مزا ہی نہیں رہتا۔ اللہ پر توکل کر کے جو زندگی انسان کے سامنے رکھ دیتی ہے۔

احمدی احباب کی بڑی بھاری تعداد اس آسمانی لذت سے حصہ پاتی رہی ہے' پا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہمیشہ پاتی رہے گی۔ صرف شرط اپنے مولا پر توکل ہے۔ اور توکل کرنے والے کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ پرندوں کی طرح توکل کرو جن کے گھروں میں ایک بھی دن کا راشن جمع نہیں ہوتا۔ وہ صبح اپنے گھروں سے بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ اللہ کی یہ مخلوق بندوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر احمدی کو توکل کا یہ مرتبہ حاصل ہو جائے جس کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پرندوں کو پیدا کیا ہے۔ یہی حقیقی زندگی ہے۔ یہی مولا کریم کی محبت کے سائے میں چلنے والی زندگی ہے۔ خدا کرے ہر احمدی کے نصیب میں یہ زندگی لکھ دی جائے۔

خاکسارانِ جہاں را بحقارت مُنگر
اپنے کردار کے اوصاف پہ ڈال اپنی نظر
بھر دیا ہے جو خدا نے تیرا دامانِ حیات
مال و دولت کا ہِلا ہے تجھے حصہِ وافر
جن کی جھولی ابھی خالی ہے انہیں ساتھ ملا
اور دل کھول کے رکھ ہاتھ تو ان کے سر پر

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

حسد کی ایک شکل شریکا ہے (پنجاب میں اس لفظ کا کثرت سے استعمال ہوتا ہے) شریکا سارے کا سارا حسد کی بناء پر ہوتا ہے جس سے پوری سوسائٹی متاثر ہوتی ہے۔ اس سے بڑے بڑے فساد رونما ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ بہت خطرناک لڑائیاں ہو جاتی ہیں۔ خاندانی ناچاقیاں خطرناک صورت اختیار کر جاتی ہیں یہاں تک کہ رشتے کٹ جاتے ہیں اور یہ ساری خرابیاں محض "شریکے" کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس شریکے کو بجائے اس کے کہ ہمارے معاشرے میں برا سمجھا جائے فخر کا موجب بنا لیا گیا ہے۔ چنانچہ بعض زمینداروں نے مجھے کئی دفعہ بتایا کہ وہ جب شادیوں پر جاتے ہیں تو ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ شریکے کے ہاں بچے یا بچی کی شادی پر ان کا کھانا ختم ہو جائے خواہ بعد میں ان کو الٹیاں کرنی پڑیں، حکیموں کے پاس جا کر علاج کروانے پڑیں، معدے تباہ ہو جائیں لیکن وہ پورا زور لگاتے ہیں یہ خیال کر کے کہ اتنا کھایا جائے کہ ان کے اندازے ناکام ہو جائیں کھانا کم ہو جائے اور وہ کہیں دیکھو! تمہاری ناک کٹ گئی۔ حالانکہ یہ تو بڑی جاہلانہ حرکتیں ہیں۔ چنانچہ (کلام الٰہی) نے جب یہ کہا (۔) تو اس کا یہی مطلب ہے کہ حق جاننے کے باوجود حسد آدمی کو اندھا کر دیتا ہے اور پھر حسد ایک ایسی جہالت ہے کہ آدمی دیکھتا ہے کہ اس میں میرا نقصان ہے لیکن اس کے باوجود حسد غلط اقدام پر مجبور کر رہا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ حسد ایسے حیرت انگیز لباس پہن کر آتا ہے کہ عام نظر اس کو محسوس ہی نہیں کر سکتی۔ ایک ساس اپنی بہو سے حسد کر رہی ہوتی ہے اس لئے کہ اس کا بیٹا اپنی ماں کے پیار میں اپنی بیوی کو شریک کر رہا ہوتا ہے۔ اب بظاہر تو حسد کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ماں کا پیار اور نوعیت کا ہے 'اس کی پاکیزگی اور چیز ہے 'اس کی دنیا میں مثال ہی کوئی نہیں جب کہ بیوی کا پیار اور نوعیت کا ہے۔ لیکن حسد جب زور مارتا ہے تو ان دونوں پیاروں کا آپس میں مقابلہ کروا دیتا ہے۔ ماں جلتی رہتی ہے کہ اس کے لڑکے نے اس لڑکی (بہو) کی طرف کیوں توجہ کی اس لئے میں اب اس کی برائی دکھاتی ہوں۔ اس طرح وہ خود اپنا نقصان کرتی ہے 'اپنے گھر کا ماحول تباہ کر لیتی ہے' اپنے بیٹے اور بہو کے لئے دکھ کا موجب بن جاتی ہے۔ دوسری طرف بیویاں جب ساسوں سے جلتی ہیں تو خاوند کے کان بھرتی رہتی ہیں۔ ان کے دلوں میں ان کے خلاف جذبے پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ تو حسد ہر جگہ کاٹنے والا کام کرتا ہے اسی لئے (اور تمام ایسے نفوس کی شرارت سے جو گرہ میں پھونک مارتے ہیں) کے بعد اور ہر حاسد کی شرارت سے بھی جب وہ حسد پر تل جاتا ہے) کو رکھا ہے کیونکہ ان کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ حسد کے نتیجہ میں تعلقات ٹوٹتے ہیں اور جدائیاں پیدا ہوتی ہیں اور حسد کے فقدان کے نتیجہ میں سچا رشک 'محبت اور پیار ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وصل ہوتا ہے اور جدائیاں ہٹتی ہیں۔

پس ہمارے معاشرہ میں باہمی تعلقات میں جدائیاں پیدا کرنے والے جتنے بھی جذبات ہیں یا جدائیاں پیدا کرنے والی جتنی بھی حرکات ہیں ان کے پیچھے آپ کو بسا اوقات حسد کام کرتا ہوا دکھائی دے گا۔ حسد انسان کو کمینہ بھی بنا دیتا ہے۔ حسد بالآخر نظر کو اتنا تنگ کر دیتا ہے کہ کسی کی خوشی برداشت ہی نہیں ہوتی۔ چنانچہ آپ کو بعض ایسے لوگ بھی ملیں گے جو بچیوں کو طعنے دیتے ہیں۔ مثلاً ایک غریب لڑکی کسی امیر گھر میں بیاہی گئی ہے اور وہ خوش ہوتی ہے کہ اس کو اچھا ماحول ملا' اس کو آرام نصیب ہوا' اس کو پہلے کھانا ٹھیک نہیں ملتا تھا یہاں اچھا کھانا کھانے کو ملا۔ اب یہ بات ساس کو بھی تکلیف دے رہی ہے نندوں کو بھی تکلیف دے رہی ہے۔ کہتی ہیں اس کی حیثیت کیا تھی۔ ساس کہتی ہے میرے بیٹے کی وجہ سے کھا رہی ہے۔ نندیں کہتی ہیں ہمارے بھائی کی وجہ سے کھا رہی ہے۔ جب تک اس سے بدلہ نہ اتار لیں جب تک اس کی خوشی کو دکھ میں تبدیل نہ کر دیں ان کو چین نہیں آئے گا۔ بعض دفعہ تعریف کے بہانے ہی بات کرتی ہیں کہ بڑی اچھی صحت ہو گئی ہے' بڑی موٹی ہو گئی ہے' اس کے کپڑے تنگ ہو گئے ہیں۔ نند کہے گی ہاں بھائی جو خیال رکھتا ہے کھلاتا پلاتا ہے پہلے کہاں اس کو نصیب تھیں یہ باتیں۔ بے چاری نے جو کچھ کھایا پیا ہوتا ہے اس طرح وہ اس کو زہر میں بدل دیتی ہیں۔ تو حسد اچھی چیزوں کو پکڑتا ہے اور انہیں گندی چیزوں میں تبدیل کرتا چلا جاتا ہے۔ اس کے مقابل پر محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو سچی انسانی ہمدردی سے عبارت ہے۔ یہ جذبہ اللہ تعالیٰ سے پیار اور اس کے تقویٰ کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ محبت بری چیزوں پر ہاتھ ڈالتی ہے اور ان کو اچھی چیزوں میں تبدیل کرنا شروع کر دیتی ہے (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں جو عجیب آسمانی گیت گائے ہیں ان میں اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ آپ نے گندے ماحول میں رہنے والی گندگی میں لت پت لوگوں کو اپنی مٹھی میں لیا اور ان کو چمکتے ہوئے سونے کی ڈلیوں میں تبدیل کر دیا۔ وہ لوگ جو سر تا پا گند میں ملوث تھے ان کو کندن بنا دیا۔ یہ تھے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ لیکن جو حسد کرنے والے لوگ ہوتے ہیں وہ سونے کی ڈلیوں پر ہاتھ ڈالتے ہیں اور ان کو گندگی میں تبدیل کرتے چلے جاتے ہیں۔

پس ہر طرف نظر دوڑا کے دیکھ لیں آپ کو ہر رشتے میں' ہر تعلق میں' ہر معاملے میں نیکیوں میں بھی اور بدیوں میں بھی' دینی معاملات میں بھی اور دنیوی امور سے تعلق رکھنے والے روزمرہ کے انسانی تعلقات میں بھی ہر جگہ حسد اپنی کمین گاہوں میں چھپا ہوا دکھائی دے گا اور مختلف ناموں کے ساتھ حملہ کرے گا۔ کبھی یہ سوکناپا بن کے ظاہر ہو جائے گا' کبھی بغض و عناد بن کر ظاہر ہو گا کبھی عظیم مذہبی تحریک کی شکل اختیار کر لے گا اور کبھی فتنہ ارتداد کا محرک بن جائے گا گو بظاہر اس کا فتنہ 'ارتداد مٹانے کے نام پر چل رہا ہو گا۔ غرض یہ عجیب و غریب بھیس بدلتا ہے اور جیسا کہ (کلام الٰہی) نے بیان کیا ہے نتیجہ بالآخر ہر صورت میں یہی نکلتا ہے کہ حسد کرنے والے ہی کا نقصان ہوتا ہے۔ حسد کرنے والا ہی بالآخر مارا جاتا ہے۔ جہاں حسد پایا جائے وہاں کس گھولا جاتا ہے اور زہر پھیل جاتا ہے۔ ایک زہریلے سانپ کی طرح حسد دل کے تاریک گوشوں میں کنڈل مار کر بیٹھا رہتا ہے۔ جب بھی اسے موقع ملتا ہے یہ اپنے زہر کی کچلیاں آدمی کی رگوں میں داخل کر دیتا ہے اسی لئے فرمایا (اور ہر حاسد کی شرارت سے بھی جب وہ حسد پر تل جاتا ہے) یہاں بھی یہی نقشہ کھینچا ہے کہ حاسد کمین گاہ میں انتظار میں بیٹھا رہے گا۔ روزمرہ کی زندگی میں ہر وقت اس سے شر ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ ایک حاسد بسا اوقات خوبیوں کا مالک بھی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایک حاسد خود غریب کی خدمت کر رہا ہوتا ہے۔ کچھ انسانی ہمدردیاں بھی رکھتا ہے لیکن جن سے حسد ہے ان کی ہر بات اس کو بری لگ رہی ہوتی ہے اسی لئے فرمایا (اور ہر حاسد کی شرارت سے بھی جب وہ حسد پر تل جاتا ہے) ایسے فتنہ پرداز کے فتنے سے بچنے کی دعا کرو جو نقصان پہنچانے کے لئے موقع ملنے کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے۔

ایسے لوگ بظاہر نیک نظر آ رہے ہوں گے' بظاہر ان کی طرف سے کسی دوسرے کو شر نہیں پہنچ رہا ہو گا لیکن وہ اگر تم سے حسد کرتے ہیں تو خبردار! کوئی ایسا وقت آئے گا جب ان کو موقع ملے گا تو وہ حسد کی کچلیاں ضرور تمہاری رگوں میں داخل کر دیں گے۔ اس لئے تم اپنے رب سے دعا مانگو کہ وہ تمہیں ان کے اس شر سے بچائے۔ یہ سارا مضمون Consistent یعنی مربوط انداز میں چل رہا ہے' ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت کھاتا ہے حسد کو خدا تعالیٰ نے ایک مخفی زہر کے طور پر ظاہر فرمایا ہے اور چونکہ بسا اوقات انسان اپنے مخفی دشمن سے آگاہ نہیں ہو سکتا یا اکثر لوگ یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ چھپے ہوئے دشمن سے آگاہ ہو جائیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا اصل علاج یہ فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو اور بار بار میری طرف توجہ کرو اور یہ کہا کرو (اور ہر حاسد کی شرارت سے جب وہ حسد پر تل جاتا ہے) اے بچانے والے! ہمیں ہر حاسد کے شر سے بچا جب وہ حسد کرنے پر تل جائے کیونکہ ہمیں تو پتہ نہیں کہ وہ حاسد کون ہے۔ ہمیں یہ بھی پتہ نہیں کہ وہ حسد کب کرے گا اور کس رنگ میں کرے گا۔

پس حسد کی یہ ایک عمومی تصویر ہے جو (کلام الٰہی) نے کھینچی ہے اس کے پیش نظر میں جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ بیرونی حاسدوں سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اندرونی طور پر حسد کا قلع قمع کریں ورنہ اس بات کا کوئی جواز نہیں ہے کہ آپ خود حاسد ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کو حاسدوں سے بچائے۔ حاسدوں سے بچائے جانے کی شرط یہ رکھ دی (تم عفو اور درگزر کرو) یعنی تم میں حاسد کے بالمقابل صفات پائی جانی ضروری ہیں۔ حسد کے بالمقابل عفو اور درگزر کی دو صفات رکھی گئی ہیں۔ برائی کو بعض دفعہ دیکھتے ہوئے بھی انسان اس سے اغماض کرتا ہے۔ وہ اپنی آنکھیں پھیر لیتا ہے جبکہ حسد ان کو نمایاں کرتا ہے۔ حسد جرم کو بخش نہیں سکتا بلکہ انتظار کرتا ہے کہ کب کوئی جرم کرے اور پھر میں حملہ کروں۔ لیکن حسد کے برعکس صفات یہ ہیں کہ انسان جہاں تک خدا اس کو اجازت دیتا ہے جرم کو معاف کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم ایسا کرو گے (۔) پھر ضرور خدا اپنے امر کو لے کر آئے گا اور تمہیں غلبہ عطا فرمائے گا۔ (بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے)

پس (کلام الٰہی) نے یہ جو بیچ کا رستہ دکھایا ہے اس میں سے گزرے بغیر حسد سے بچنے کی توقع رکھنا یا یہ توقع رکھنا کہ خدا کسی کو حسد سے بچا لے گا یہ درست نہیں۔ (کلام الٰہی) نے جو شرطیں بیان کی ہیں ان کو پورا کرنا پڑے گا اس لئے آج کے دور میں احباب جماعت پر پہلے سے بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ہر رنگ میں حسد سے بچیں۔ یہ ایک ایسی برائی ہے جس کے پردے چاک کرنا نیکی ہے یہاں ستاری نیکی نہیں۔ حسد جہاں بھی ہو اور جس بھیس میں لپٹا ہوا دکھائی دے' اس کے پردے پھاڑ دیئے جائیں' اس کو ننگا کر کے دنیا کے سامنے ظاہر کر دیا جائے کیونکہ بعض کپڑے ایسے ہیں جن کا علاج ہی دھوپ دکھانا اور ہوا لگانا ہوا کرتا ہے۔ حسد کو اگر آپ ننگا کر کے ظاہر کر دیں گے تو یہ ایسا کپڑا ہے جو پھر بچتا نہیں۔ یہ جتنا پردوں میں چھپا ہوا ہو جتنا اندھیروں میں رہے اتنا زیادہ طاقتور ہوتا چلا جاتا ہے اور اتنا زیادہ اس کا حملہ خطرناک ہو جاتا ہے۔ اس لئے احباب اس کا تجزیہ کرتے رہیں اور اپنے نفس کو کھنگالتے رہیں۔ اندرونی طور پر حسد کا جذبہ جہاں بھی آپ کو کسی بات کے پیچھے محرک دکھائی دے وہیں اس کا سر کچل دیں۔ اتنی بات کریں جو خالصتہً نیکی کے نتیجہ میں دل سے پیدا ہوتی ہے۔ ان محرکات کو اختیار کریں جو تقویٰ کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور جہاں بھی آپ دوسرے کی طرف سے تنقید میں حسد کا جذبہ دیکھیں اس کو پیار اور محبت سے سمجھائیں کہ تمہاری بات حق تو ہو گی مگر تم حق طریق سے نہیں کر رہے' اس کی وجہ اور ہے' ہمیں تمہارے اندر بغض دکھائی دے رہا ہے' یہی برائیاں جب دوسروں میں دیکھتے ہو تم خاموش ہو جاتے ہو پرواہ بھی نہیں کرتے لیکن فلاں شخص میں چونکہ یہ برائی آئی ہے اس لئے تم نے شور مچانا شروع کر دیا' اگر تقویٰ ہے اگر خدا کا خوف ہے تو عفو اور درگزر سے کام لو' محبت اور پیار سے اس کو سمجھانے کی کوشش کرو اور اگر پھر بھی اصلاح نہ ہو تو پھر خدا تعالیٰ نے برائیوں کی اصلاح کے جو طریقے مقرر فرمائے ہیں ان کو باقاعدہ اختیار کرو۔ اسی طرح اپنے اپنے گھروں میں خوب غور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبشر احمد محمود۔ ایم اے

نہ تم بدلو، نہ ہم بدلیں، نہ دل کی آرزو بدلے

اب اس طرف سے گزریں تو یقین ہی نہیں آتا کہ یہ وہی محلہ ہے۔ زمین کا ٹکڑا وہی ہے اور محل وقوع بھی وہی ہے اور محلہ کے صدر صاحب بھی وہی ہیں۔ بس اس کے علاوہ جو کچھ ہے بدلا ہوا اور نیا ہے۔ ناہموار کچی سڑکوں کی جگہ پختہ سڑکیں ہیں۔ کھلے غیر محفوظ رستوں پر اب آہنی گیٹ نصب ہیں۔ وہ چھوٹے چھوٹے نشیب جہاں بارش کے جمع شدہ پانی میں بچے اودھم مچایا کرتے تھے اب نہیں رہے۔ نہ وہ "روڑی" ہے جہاں کچھ جلد باز جمعدارنیاں کبھی کبھار کوڑا پھینک کر غائب ہو جایا کرتی تھیں اور راہ گیروں کو ایک دو دن وہاں سے ناک سکوڑ کو گزرنا پڑتا تھا اور نہ ہی وہ کھلا میدان رہا ہے جس میں دن بھر طرح طرح کی کھیلیں ہوا کرتیں اور گرمیوں کی راتوں میں محفلیں جما کرتی تھیں۔ ان سب جگہوں پر اب خوبصورت دو منزلہ فلیٹ نما مکان تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح پرانے بوسیدہ مکانوں کو گرا کر بھی اسی طرح کے تمام جدید سہولتوں سے مزین فلیٹ تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ یہ عمل ایک تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ اس ضمن میں ابھی چند دن قبل "الفضل" میں صدر انجمن احمدیہ کے ان چار کوارٹرز کے ملبہ کے نیلام کا اعلان شائع ہوا جن کی جگہ اب نئے فلیٹ بننا تھے۔ ان چار کوارٹرز میں جن کا "نین نقشہ" ہمیشہ کے لئے مٹنے والا اور جن کا ملبہ چند دن تک بکنے والا تھا۔ وہ کوارٹر بھی شامل تھا جو میرا مولد ہی نہیں میرے بچپن اور نوجوانی کی یادوں کا مسکن بھی تھا۔ چنانچہ میں بے اختیار ہو کر اسے آخری بار دیکھنے دوڑ پڑا...... اور پھر وہی ہوا جو ہونا تھا کہ ؎

لیتا ہی نہیں کہیں پڑاؤ
یادوں کا عجیب کارواں ہے

وہ عجیب زمانہ تھا اور وہ عجیب لوگ تھے۔ سادہ، مخلص، محبت کرنے والے، غریب مگر دلوں کے سخی ہونے کی وجہ سے بہت امیر، ایک دوسرے کے ہر بات سے آگاہ اور ایک دوسرے کی ہر دکھ سکھ میں شریک۔ یوں لگتا تھا کہ یہ سب ایک ہی خاندان کے افراد ہیں جو کسی مصلحت کی بنا پر رہتے تو الگ الگ گھروں میں ہیں مگر دل ان سب کے ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کسی ایک گھر کی "آپا جی" کو سارا محلہ ہی آپا جی کہتا تھا اور کسی ایک گھر کی "اماں جی" سارے محلہ کی اماں جان بن جاتی تھیں۔ سب کے سب انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں جماعت کے کسی نہ کسی خدمت پر مامور تھے۔ انتظامی حد تک کسی کا عہدہ بظاہر بڑا تھا اور کسی کا چھوٹا مگر محلہ کی حدود میں محمود و ایاز میں کوئی تفریق نہ تھی۔ سب ایک تھے اور ایک جیسے تھے۔ سب کے مالی حالات بھی کم و بیش یکساں تھے اور ضروریات و مسائل بھی ایک جیسے، حتیٰ کہ روزمرہ زندگی کے معاملات بھی تقریباً ایک طرح کے تھے۔ مخصوص وقت پر بڑوں کا دفتروں اور بچوں کا سکولوں کو جانا اور واپس لوٹنا۔ مخصوص بیت میں عبادات اور اجلاسوں وغیرہ کے لئے جانا اور شام کو ایک ہی گراؤنڈ میں کھیلنا۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچوں نے بھی طے کر رکھا تھا کہ صبح فلاں فلاں جگہ پر سب اکٹھے ہوں گے (سردیوں کی صورت میں فلاں فلاں کے پاس کوئلوں کے لئے ٹین کے ڈبہ والی انگیٹھی ہو گی) اور وہاں سے سب اکٹھے سکول جائیں گے۔ واپسی پر بھی ممکن حد تک یہی طریق ہوتا تھا۔ معمولات کا یہ اشتراک اور اس کا شعوری اہتمام ایک ایسی غیر محسوس سی برکت اپنے اندر رکھتا تھا جس نے سب کو بنیان مرصوص بنا رکھا تھا۔ چنانچہ اس اتحاد اور اخوت کا ہی ثمر تھا کہ محلہ کی ناصرات، لجنہ اور اطفال، خدام اور انصار کی تنظیمیں عموماً ربوہ کی سرفہرست تنظیموں میں شمار ہوتی تھیں۔ خصوصاً اطفال اور خدام کی مختلف کھیلوں میں کارکردگی تو ہمیشہ اس قدر نمایاں رہتی تھی کہ دوسرے محلوں پر "کوارٹروں" کا ایک واضح رعب اور دبدبہ سا طاری رہتا تھا اور ہر مقابلہ کے ابتداء ہی سے یہ تاثر عام ہوتا تھا کہ اول تو بہرحال کوارٹروں کی ٹیم ہی آئے گی۔ یہ تھی بھی حقیقت کہ مختلف کھیلوں میں اکثر و بیشتر ہمارے محلہ کی ٹیمیں ہی جیتا کرتی تھیں۔ اگر کبھی خدانخواستہ کسی وجہ سے کارکردگی اچھی نہ رہتی اور نہ جیت سکتے تو پھر بھی ہارتے بہرحال نہ تھے (اس اجمال کو اجمال ہی رہنے دیں)۔

باہمی لین دین اور روزمرہ کی گھریلو ضروریات میں ایک دوسرے سے تعاون اس قدر تھا کہ آج وہ سب باتیں یاد آتی ہیں۔ پردے کی مکمل پابندی اور تمام مذہبی و معاشرتی اقدار کی کامل اطاعت کے باوجود ایک خاص قسم کی پاکیزہ بے تکلفی تمام گھروں کے مابین موجود تھی۔ کسی قسم کی جھوٹی انا اور نخوت کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ بڑی فراخدلی کے ساتھ ایک دوسرے سے روزمرہ استعمال کی اشیاء کا تبادلہ ہوتا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ اگر کسی وجہ سے کسی گھر میں کسی وقت سالن نہ پک سکتا یا کم پڑ جاتا تو کسی کو کوئی فکر نہ ہوتا تھا۔ برتن پکڑ کر آرام سے ہمسایوں میں سے کسی ایک کے گھر گئے اور سالن لے آئے۔ ہمارے ہمسائے میں تو ایک دوست ایسے بھی تھے جو ہمیشہ آکر یہ کہتے کہ کہ سالن بھی دو اور برتن بھی اپنا لو۔ یہی حال آٹے کے سلسلہ میں ہوتا۔ "خالہ جی ابھی آٹا پیس کے نہیں آیا۔ امی کہتی ہیں فلاں برتن ناپ دیں۔" اور آٹا پیس کے آنے تک کئی کئی دن اسی طرح گزر جاتے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ محلہ کے ایک مخلص اور فعال خادم جو ہر چند ہفتوں بعد سب خدام کو اکٹھا کر کے "پت" بنانے اور حلوہ کھلانے کے بہت شوقین تھے۔ ان کا اکثر و بیشتر طریق کار یہی تھا کہ دو چار خدام کو ساتھ لے کر کوارٹروں کی لائن کے ایک طرف سے شروع ہو جاتے "خالہ جی صرف ایک چمچ چینی لینی ہے یا دے دیں یا بیٹھک کھول دیں ہم بیٹھتے ہیں اور حلوہ کھا کر ہی جائیں گے" خالہ جی فوراً چینی کا ایک چمچ لا دیتیں اور یوں "پت" یا حلوہ بنانے کی اس "تقریب" میں ہر کوئی بڑی خوشدلی سے شامل ہو جاتا۔ کبھی کسی ایک ماتھے پر بھی شکن نہیں دیکھی گئی۔

محلہ کے رفاہی کاموں کا بھی یہی حال تھا۔ ایک غیر محسوس سے معاہدہ کے تحت بعض بزرگوں نے بعض کام اپنے ذمہ لئے ہوئے تھے۔ چنانچہ سب کو پتہ ہوتا کہ اگر پانی یا گیس کا کوئی مسئلہ ہوا تو فلاں صاحب سے معلومات ملیں گی۔ بجلی خراب ہوئی تو فلاں صاحب فکر کریں گے اور محلہ کی کوئی گزرگاہ ٹھیک کرنے، درخت لگانے یا گھروں میں سبزیاں وغیرہ اگانے کا معاملہ ہوا تو فلاں صاحب سے راہنمائی ملے گی۔ ان بزرگوں کی موجودگی میں ایک خاص قسم کے تحفظ اور سکون کا احساس سب کے دلوں میں رہتا تھا۔

گرمیوں کے دنوں میں رات کے کھانے سے فارغ ہو کر باہر کھلے میدان میں بیٹھنا یا چہل قدمی کرنا تو باقاعدہ ایک "شبینہ پکنک" کا سا سماں پیش کرتا تھا۔ اس پکنک میں پردے کی سختی سے پابندی کے ساتھ سبھی خواتین و حضرات شریک ہوتے تھے۔ چھوٹے بچے بھاگتے، دوڑتے، کھیلتے کودتے اور بڑے اپنی اپنی عمر اور ذوق کے مطابق الگ الگ ٹولیوں میں بیٹھ کر گپ شپ لگاتے۔ راز و نیاز کرتے۔ دن بھر کی مصروفیات ایک دوسرے کو بتاتے اور یوں ایک دوسرے کی خوشیوں اور غموں کا لمس اپنے دلوں اور روحوں میں محسوس کرتے تھے۔

ان ساری خوشگوار یادوں کے ساتھ نہ جانے کیوں میرے دل میں یہ احساس بھی پیدا ہوا کہ اب یہ سب کچھ ہمارے محلوں میں اپنی پہلے والی صورت میں شاید باقی نہیں رہا۔ ہم لوگ کچھ کچھ بدل سے گئے ہیں۔ اگر ایک طرف ٹیلی ویژن کے غیر ضروری پروگراموں نے ہماری ملاقاتوں اور محبت آمیز محفلوں کے وقت کو نگل لیا ہے تو دوسری طرف زندگی کی تیز رفتاری اور خواہشات کی روز افزونی نے بے کراں خلوص اور بے لوث محبت کے آئینوں کو تھوڑا بہت ہی سہی، مگر دھندلا ضرور دیا ہے۔ یہ درست ہے کہ حرکت اور تبدیلی کا نام ہی زندگی ہے اور نشوونما، ترقی اور ارتقاء ہی سے اس زندگی کا ثبوت اور جواز مہیا ہوتا ہے۔ جو کل تھا وہ آج نہیں ہے اور جو آج ہے وہ کل نہ ہو گا۔ مگر کیا ہی اچھا ہو اگر مثبت تبدیلی اور ارتقاء کا یہ عمل خارج کے ساتھ ساتھ ہمارے باطن میں بھی مستقل طور پر جاری و ساری رہے۔ کچی سڑکوں کی جگہ پختہ سڑکیں بنیں۔ بوسیدہ مکانوں کی جگہ نئی خوبصورت بستیاں تعمیر ہوں۔ اور گئے دنوں کی خستہ حالی کی جگہ فراخی و خوشحالی کا دور دورہ ہو، مگر اس تمام تبدیلی، ترقی اور ہماہمی کے باوجود ہمارے دل نہ بدلیں۔ اور اگر بدلیں تو اس طرح کہ پہلے وقتوں کی سادگی، اخلاص، محبت اور باہمی اخوت دن بہ دن بڑھتی اور پھیلتی رہے۔ فزوں تر ہوتی رہے، کبھی کم نہ ہو، کبھی ماند نہ پڑے۔ ایسا ہونا کوئی ایسا مشکل تو نہیں۔

ہے کوئی خواب کی تعبیر بتانے والا؟

یادرفتگان

نسیم اختر

مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ

اولاد کی وفات پر ایک ماں کے دل کی کیا کیفیات ہو سکتی ہیں۔ اس کا اندازہ ایک ماں کی ممتا بخوبی لگا سکتی ہے۔ میری پیاری بیٹی عزیزہ ساجدہ پروین یکم جنوری 1977ء کو چک نمبر 69 آر بی گھسیٹ پورہ میں پیدا ہوئی۔ ساجدہ پروین کا بچپن گاؤں میں ہی گزرا۔ ساتویں جماعت میں پڑھتی تھی۔ کہ ہم ربوہ آ گئے۔ یہاں گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول میں داخلہ دلوایا۔ یہیں سے ساجدہ نے ساڑھے پانچ سو نمبر لے کر میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ میٹرک کے بعد کالج میں داخلہ لیا۔ لیکن ایف اے مکمل کئے بغیر ہی کالج چھوڑ دیا۔

میری پیاری بیٹی اوصاف حمیدہ کی مالک تھی۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی ملنساری اور خوش اسلوبی سے پیش آتی تھی۔ روزانہ پانچ وقت عبادت وقت پر ادا کرتی۔ گھر والوں کو بھی اس کی تاکید کرتی۔ خدا تعالیٰ کی محبت کے جذبے سے سرشار تھی۔ صبح و شام تلاوت کرنا اس کا روز کا معمول تھا۔ ہر طرح کا چندہ باقاعدگی سے ادا کرتی۔ کبھی غفلت نہ کرتی۔ مصباح، الفضل اور دینی کتب کا مطالعہ کرنا اس کا دلچسپ مشغلہ تھا۔ ان میں سے بعض ایمان افروز واقعات اپنی قریبی سہیلیوں کو بھی سناتی۔ حق ہمسائیگی کا اس قدر خیال تھا۔ کہ جو چیز بھی گھر میں پکتی پہلے ہمسایوں کے گھر بھجواتی۔ بابرکت مہینے میں روزے رکھتی۔ صدقہ و خیرات بہت زیادہ کرتی تھی۔ خطبات باقاعدگی سے سنتی۔ بزرگوں کی خدمت کرنے کا اسے بہت شوق تھا۔ اس نے اپنی نانی اماں کی بہت خدمت کی۔ گھر پر فارغ اوقات میں کڑھائی سلائی کا کام کرتی۔ خانہ داری سے متعلقہ تمام امور گھر میں اس نے سنبھالے ہوئے تھے۔

میری پیاری بیٹی ساجدہ پروین ٹائیفائیڈ بخار میں چند یوم مبتلا رہنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دار فانی سے کوچ کر گئی۔

میری پیاری بیٹی نے اپنی وفات سے پہلے ہی خوابیں دیکھ لی تھیں۔ اور ہمیں بھی بتائیں۔ بتاتی ہے کہ "میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ ماموں سفید کفن لائے ہیں۔ میں پوچھتی ہوں ماموں کس کے لئے لائے ہیں۔ ماموں کہتے ہیں ساجدہ تیرے لئے لایا ہوں"

ایک اور خواب سنائی ہے کہ "دو عورتیں آئی ہیں ایک نے کمر پر ہاتھ مارا ہے اور دوسری کہتی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

مکتوبِ آسٹریلیا

مریخ کا سفر

مریخ ایک سرخ رنگ کا سیارہ ہے جو ہماری زمین کی طرح نظام شمسی کا حصہ ہے۔ انسان کو چاند کے بعد سب سے زیادہ شوق مریخ پر جانے کا تھا۔ چاند تک اس کے قدم پہنچ چکے ہیں۔ اب مریخ کی باری ہے۔ چنانچہ اپنے جانے سے پہلے اپنی گاڑی وہاں پہنچا دی ہے۔ اپنا پروگرام 2010ء میں وہاں جانے کا ہے لیکن یہ معرکہ ناسا
(National Aeronautics and Space Agency)
کی کیلیفورنیا میں واقع
Jet Propulsion Laboratory
سر کیا ہے۔ ان کی ذہانت اور عزم قابل داد ہیں۔ لگتا ہے واقعی عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں۔

جو خلائی جہاز ناسا نے مریخ کی طرف بھیجا تھا اس کا نام Pathfinder Space Craft ہے۔ جہاز پر چھ پہیوں والی گاڑی Sojourner بھی بھیجی گئی تھی جس پر کئی قسم کے آلات نصب تھے۔ خلائی جہاز نے پیراشوٹ کے ذریعہ گاڑی مریخ پر اتار دی اور اب مریخ کے اردگرد چکر لگا رہا ہے۔

زمین سے مریخ کا فاصلہ کوئی 495000000 کلومیٹر (یعنی 495 ملین کلومیٹر) ہے۔ جہاز تقریباً ایک لاکھ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار کرتا ہوا کوئی چھ سات ماہ میں مریخ پر پہنچا۔ جب وہ مریخ کے قریب پہنچا تو اس کی رفتار کم ہو کر 560، 26 کلومیٹر فی گھنٹہ کر دی گئی تھی۔ پیراشوٹ گول شکل کا ایک بہت بڑا گیند تھا جو مریخ پر ایسے گرا جیسے گیند کو زمین پر مار کر اچھالا جاتا ہے۔ جب وہ کھلا تو اس کے اندر سے گاڑی مع آلات کے برآمد ہوئی۔ خود انسان کے لئے مریخ کا سفر اس کے صبرو استقلال اور ہمت و حوصلہ کا سخت کڑا امتحان ہو گا۔ زمین سے مریخ تک پہنچنے میں کوئی چھ ماہ لگیں گے۔ واپسی پر پھر چھ ماہ لگیں گے اور 600 دن مریخ پر ٹھہر کر تجربات کرنے ہوں گے۔ اس طرح خلا بازوں کو کوئی اڑہائی تین سال اس سفر میں لگیں گے۔

مریخ کا موسم شدید سرد ہے۔ دن کو درجہ حرارت منفی 12 درجے سنٹی گریڈ اور رات کو منفی 76 درجے ہو جاتا ہے۔ ہوا کا دباؤ زمین کے مقابلہ میں 150 گنا کم ہے یعنی صرف 75ء 6 ملی بار، جبکہ زمین پر اوسط دباؤ 25ء 1013 ملی بار ہوتا ہے۔ اندازہ ہے کہ کوئی چار ارب (بلین) سال پہلے مریخ پر پانی بافراط موجود تھا۔ پھر کوئی ایک تا تین بلین سال پہلے ایک تباہ کن سیلاب آیا جس نے پتھروں کو خوب دھو ڈالا اور کہیں کہیں انہیں جمع بھی کر دیا البتہ بعد میں کچھ ایسے حالات پیدا ہوئے کہ پانی مریخ سے ختم ہو گیا۔ اب وہاں کوئی پانی نہیں ہے۔ اور جہاں پانی نہ ہو وہاں زندگی کیسے ہو سکتی ہے۔ اب تو وہاں کے موسمی حالات اتنے سخت ہیں کہ جراثیم تک کا بھی زندہ رہنا مشکل ہے سوائے اس کے کہ کسی پناہ گاہ میں چھپ کر بیٹھے ہوں۔ مریخ پر اس کی زندگی کے ابتدائی ایام میں پتھروں کی شدید بارش ہوتی رہی ہے۔ اب بھی اس پر شہاب ثاقب گرتے رہتے ہیں۔ چٹانیں اس قسم کی ہیں جو آتش فشاں پہاڑوں میں سے لاوا اگلنے پر پیدا ہوتی ہیں (Igneous)۔ زمین پر اب تک بارہ عدد شہاب ثاقب گرے ہوئے دریافت ہوئے ہیں جو مریخ سے آئے تھے۔ چونکہ مریخ پر پتھر اسی ساخت کے ہیں لہذا یہ بات تقریباً طے شدہ ہے کہ وہ مریخ سے ہی آئے تھے۔ مریخ کی سطح پر 29 تا 40 کلومیٹر تک گرد چھائی رہتی ہے۔

ناسا کے مشن کے دو مقاصد تھے ایک تو اپنی ٹیکنالوجی کو ٹیسٹ کرنا اور دوسرے مریخ اور زمین وغیرہ کی تخلیق کے ابتدائی حالات کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا۔ پہلا مقصد تو پورا ہو گیا اور دوسرے کے بارہ میں صحیح فیصلہ کچھ عرصہ بعد ہو گا کیونکہ ابھی معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔

جہاں تک آسٹریلیا کے سائنس دانوں کا تعلق ہے وہ حسرت اور شک سے ناسا والوں کو دیکھ رہے ہیں اور کہتے ہیں کاش ہمارے پاس بھی اتنے ذرائع ہوتے تو پھر دیکھتے کہ ہم کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ پروفیسر پال ڈیویز نے کہا ہے کہ آسٹریلیا کے پاس زمین کی ابتدائی حالت کے متعلق تحقیق کے لئے بیش قیمت خزانہ موجود ہے۔ ہمارے پاس دنیا کے قدیم ترین آثار متحجرہ (Fossils) ہیں۔ سیارچوں (Asteroids) کے گرنے سے جو گڑھے (Craters) پڑے تھے وہ اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہیں نیز تحقیق کے لئے دنیا کا قدیم ترین Hydrothermal نظام بھی ہے۔ اگر ان پر تحقیق کی جاتی تو مریخ کے مقابلہ میں بہت زیادہ معلومات حاصل ہو سکتی تھیں۔ دوسرے لفظوں میں پروفیسر صاحب شاید یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ناسا والے جائیں مریخ پر ہمارے لئے آسٹریلیا ہی مریخ ہے۔

OOO

ستارے بوڑھے سہی پر اتنے بھی نہیں

آسمان پر لٹکائی ہوئی دوربین ہبل ٹیلی سکوپ (Hubble Telescope) نے جو اطلاعات فراہم کی ہیں ان کے مطابق ہماری کائنات بشمول وقت، خلا، روشنی اور مادہ (Time ‘Space ‘Light ‘Matter) کی عمر کوئی اٹھارہ ارب سال (18 Billion Years) بنتی ہے لیکن گارڈین کی خبر کے مطابق کیلیفورنیا کی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے ماہر فلکیات ڈاکٹر رائیڈ (Dr. Neill Ried) کو اس سے اختلاف ہے۔ انہوں نے اپنے طور پر ایک سیٹیلائٹ (Hipparcos) کے ذریعہ اطلاعات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ہماری کائنات کی عمر کوئی تیرہ ارب سال بنتی ہے۔ وہ کہتے ہیں دوسرے سائنس دانوں کے اندازے دس پندرہ فیصد زیادہ ہیں۔ اور ان کو حساب میں غلطی لگی ہے۔
چلو اچھا ہوا ہماری کائنات آخر اتنی بوڑھی بھی نہیں جتنی خیال کی جاتی ہے۔ ویسے یہ بات کچھ ایسی ہی ہے کہ کہتے ہیں کہ ایک شخص جس کی بلا خوری بہت مشہور تھی ایک دفعہ اس کے کسی میزبان نے اس کے آگے اکٹھی بیس روٹیاں کھانے کے لئے رکھ دیں۔ اس شخص نے اوپر سے ایک روٹی اٹھا کر واپس کرتے ہوئے کہا یہ لے جائیں میں پیٹو ہی سہی پر اتنا بھی نہیں ہوں۔

OOO

یادِ رفتگان — عبدالسلام عارف مربی سلسلہ

محترم محمد عباس مندرانی

محترم محمد عباس صاحب مندرانی کا تعلق جماعت احمدیہ بستی مندرانی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان سے تھا آپ محترم مولوی محمد عثمان خان (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کے صاحبزادے تھے۔

آپ رود سنگھڑ کے مایہ ناز سپوت اور ایک کہنہ مشق تیراک تھے۔ جب رود کوہی (پہاڑی پانی کے بہاؤ کا ریلہ) بستی مندرانی کے قریب سے گزرتا آپ کمربستہ ہو جاتے۔ اگست 1955ء میں جب انتہائی تیز سیلاب آیا تو آپ نے بے انتہا قربانی کا مظاہرہ کیا۔ تیز ترین بہاؤ میں آپ کے لئے لوگوں کی جانیں بچانا کوئی غیر معمولی کام نہ تھا جبکہ یہی "رود کوہی" آپ کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی۔

آپ مورخہ 13۔ جون 1997ء بروز جمعہ تقریباً ساڑھے نو بجے صبح رود سنگھڑ عبور کرتے ہوئے ڈوب کر فوت ہو گئے۔ اس وقت آپ کے ساتھ ایک اور نوجوان بھی سنگھڑ عبور کر رہا تھا جو پوری طرح سنگھڑ کے "آداب" سے بھی ناآشنا تھا. تاہم.... کیا خبر......؟ کبھی یوں بھی ہوتا ہے!....

کچے گھڑے نے جیت لی ندی چڑھی ہوئی
مضبوط کشتیوں کو کنارہ نہیں ملا

کافی کوشش کے بعد آپ کی نعش کو رود کوہی سے نکالا گیا اس شام راقم الحروف نے ان کا جنازہ تونسہ شریف شہر میں پڑھایا اور تقریباً ایک بجے رات ڈیرہ غازیخان شہر کے احمدیہ قبرستان میں آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

آپ ریٹائرڈ ٹیچر تھے۔ سروس اور سرکاری ریکارڈ کے مطابق آپ 18۔ نومبر 1935ء میں پیدا ہوئے۔

شجرہ نسب بغرض ریکارڈ:۔ ایک خوشکن امر کہ آپ کا نسب مندرانی قوم کے مورث اعلیٰ سے قریب کی لڑی میں ہی جا ملتا ہے۔ مندرانی قوم نتکانی کی ایک شاخ ہے۔

بندوبست 95-1894ء کے کاغذات کے مطابق آپ کا شجرہ نسب یوں ہے۔

مولوی محمد علی عباس خان ابن محمد عثمان خان ابن حافظ محمد خان ابن مکھی خان ابن خانن خان ابن نوابے خان ابن حسن خان ابن سارنگ خان ابن حسا خان ابن مندر خان (مورث اعلیٰ قوم مندرانی بلوچ)

محترم مولوی محمد عباس خان صاحب کے والد حضرت مولوی محمد عثمان خان اور دادا حضرت حافظ محمد خان نے 1903ء میں اپنی جماعت کے ابتدائی مخلصین کے ساتھ تحریری بیعت بھجوائی اور 1904ء میں قادیان جا کر دستی بیعت کی اور حضرت بانی سلسلہ کے خوش نصیب رفقاء میں شامل ہو گئے اس حوالے سے محترم محمد عباس صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔

آپ نے مڈل کا امتحان منگروٹھ شرقی کے مڈل سکول سے پاس کیا۔ 1955ء میں پی۔ٹی۔سی کا امتحان پاس کیا آپ تونسہ شریف، ڈیرہ غازی خان، جام پور اور راجن پور کے مختلف سکولوں میں بطور ماسٹر کام کرتے رہے۔ آپ نے انتہائی سنجیدگی اور ایمانداری سے اپنے کام کو سرانجام دیا۔

آپ کو خدا تعالیٰ نے ایک اچھی سیرت عطا کی تھی انتہائی مخلص اور باوفا شخصیت کے حامل بزرگ تھے۔ مختلف موقعوں پر جماعت احمدیہ بستی مندرانی کے نائب قائد اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے طور پر خدمت کرتے رہے۔ چندوں میں باقاعدگی اور دوام تھا بڑے ملنسار، مہمان نواز، ماہر کہنہ مشق تیراک، قابل شاہسوار تھے شکار کے شوقین تھے۔ آخری عمر تک گھوڑ سواری کے لئے گھوڑے پالتے رہے۔

آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بہت ہی محبت رکھتے تھے۔ احمدیت کے شیدائی تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے اتنی محبت تھی کہ ان کی صحت یابی کے لئے ایک طویل نظم رقم فرمائی اس طرح ان کی وفات کے بعد ایک بڑی نظم لکھ کر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

جماعت احمدیہ بستی مندرانی اور مندرانی خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت بانی سلسلہ کے دور سے ہی اپنے اخلاص اور فدائیت میں ایک مثال ہیں اور آج بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کے احباب اور خواتین کی ایک بڑی تعداد سلسلہ اور امامت کی فدائیت میں نمونہ ہیں۔

آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے، ایک بیٹی، ایک پوتا اور چار پوتیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

وفات سے صرف ایک دن قبل آپ نے ایک احمدی دوست سے ذکر کیا کہ میرا ایک "جن"

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہتمم اطفال۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

چوتھے سالانہ علمی مقابلہ جات

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان منعقدہ 21- تا 23- اگست 97ء

مجلس اطفال الاحمدیہ کے قیام کا ایک بنیادی مقصد یہ تھا کہ احمدی بچوں کی علمی اور ذہنی صلاحیتوں کی نشوونما کی جائے۔ اکتوبر 94ء میں تجرباتی طور پر پہلے سالانہ علمی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں صرف دو مقابلہ جات یعنی دینی معلومات اور بیت بازی شامل تھے۔ محض خدا کے فضل سے اب یہ تعداد بڑھ کر 10 تک پہنچ گئی ہے۔ اور مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان نے اکتوبر 94ء میں جس سفر کا آغاز کیا اب وہ ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ امسال یہ مقابلہ جات ان ایام میں آئے۔ جب کہ قیام پاکستان کی گولڈن جوبلی منائی جارہی ہے۔

افتتاح مورخہ 21۔ اگست 97ء بروز جمعرات افتتاحی تقریب کے لئے ایوان محمود کے وسیع وعریض ہال کا انتخاب کیا گیا۔ افتتاح سے قبل شعبہ تزئین و مقام اجتماع نے نہایت محنت اور خوبصورتی سے ہال کو سجایا۔ ملک کے مختلف حصوں سے تشریف لائے ہوئے اطفال اور دیگر حاضرین ہال میں جمع تھے۔ ٹھیک سوا آٹھ بجے رات مہمان خصوصی محترم محمود احمد صاحب شاہد سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہال میں داخل ہوئے تو تمام حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر اھلاً و سھلاً و مرحبا کے الفاظ میں ان کا استقبال کیا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت سے ہوا جو مکرم تنویر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے کھڑے ہو کر وعدہ اطفال دہرایا۔ اس کے بعد نظم پڑھنے کے لئے مکرم ملک صباح الظفر صاحب تشریف لائے۔ قیام پاکستان کی گولڈن جوبلی کے حوالے سے تین اطفال نے "یہ میرا وطن ہے' یہ میرا وطن" کے عنوان سے ایک خوبصورت ملی نغمہ پیش کیا۔ بعدہ منتظم صاحب اعلیٰ مقابلہ جات رپورٹ پیش کرنے کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت تک 34 اضلاع میں سے 192 اطفال اور 70 زائرین تشریف لاچکے ہیں۔ اس کے بعد دیگر انتظامات کی رپورٹ پیش کی۔ اور مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں آپ کی خدمت میں اس تقریب کا افتتاح فرمانے کی درخواست کی گئی۔

محترم محمود احمد صاحب نے خصوصیت سے فرمایا کہ آپ کو خوش قسمتی سے مرکز سلسلہ میں حاضر ہونے کا موقع ملا ہے۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ نظم وضبط کو قائم رکھیں۔ ہماری جماعت کوئی معمولی جماعت نہیں ہے بلکہ عملی نمونہ رکھنے والی جماعت ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہم دعویٰ کرتے ہیں بلکہ اس کا عملی نمونہ بھی دکھاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ نظم وضبط قائم رکھا جائے اور جو بات کہی جائے اس کے مطابق عمل کریں کیونکہ دنیا میں ہر جگہ ہم نے نظم وضبط قائم کرنا ہے۔

انتظامیہ جملہ انتظامات کو احسن رنگ میں چلانے کے لئے سال کے آغاز ہی میں انتظامیہ تشکیل دی گئی تھی سال بھر مختلف میٹنگز میں انتظامیہ کے اراکین کو ہدایات دی جاتی رہیں۔ اور کاموں کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ ناظمین اطفال مجالس' اضلاع اور علاقہ جات سے رابطہ رکھا گیا اور سرکلرز کئے گئے۔ آخری ایام میں فون کے ذریعے بھی رابطہ کیا گیا۔ مورخہ 17۔ اگست کو قائم مقام مہتمم صاحب اطفال مکرم حافظ حفیظ الرحمان صاحب کی زیر صدارت انتظامیہ کی ایک اہم میٹنگ ہوئی جس میں منتظم صاحب اعلیٰ نے انتظامات کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد 18۔ اگست کو محترم مرزا عبد الصمد احمد صاحب نگران اعلیٰ سالانہ علمی مقابلہ جات کی زیر صدارت انتظامیہ کی دوسری میٹنگ ہوئی جس میں تمام انتظامات کو حتمی شکل دی گئی۔ ان تمام شعبہ جات کو چلانے کے سلسلہ میں جن احباب نے معاونت کی ان کے نام بغرض دعا وریکارڈ پیش ہیں۔

نگران اعلیٰ۔ محترم مرزا عبد الصمد احمد صاحب
نائب نگران اعلیٰ مکرم حافظ حفیظ الرحمان صاحب قائم مقام مہتمم اطفال
منتظم اعلیٰ مکرم وسیم احمد صاحب فضل
نائب منتظم اعلیٰ مکرم اسد اللہ غالب صاحب
منتظم مقابلہ جات مکرم عبد الرشید احمد صاحب
منتظم استقبال ورجسٹریشن مکرم ملک محمد افضل نعیم صاحب
منتظم سٹیج و انعامات و تزئین و مقام اجتماع مکرم عطاء السنان صاحب طاہر
منتظم ریکارڈ واشاعت مکرم امان اللہ امجد صاحب
منتظم نظم وضبط مکرم نعیم اللہ خاں ملی صاحب
منتظم رہائش مکرم مرزا محمد اکرم صاحب
منتظم خوراک مکرم غلام احمد سرور صاحب
ایڈیشنل منتظم خوراک مکرم محمد ایوب طاہر صاحب
منتظم رابطہ مکرم محمود احمد خان صاحب
منتظم تربیت وروشنی مکرم میاں اعجاز احمد طاہر
منتظم صفائی و آب رسانی مکرم سلطان محمود ناصر صاحب
منتظم مہمان نوازی میاں اعجاز احمد طاہر صاحب
ایڈیشنل منتظم مہمان نوازی مکرم درویش احمد خان صاحب
منتظم طبی امداد مکرم قدرت اللہ شاد صاحب
منتظم حاضری و نگرانی مکرم مخدوم عدیل احمد صاحب
نگران بیت بازی مکرم عطاء السنان طاہر صاحب
نگران تقریر ودعوت الی العبادۃ مکرم انیس احمد صاحب
نگران نظم و مشاہدہ معائنہ مکرم محمد نصیر اللہ صاحب
نگران تلاوت مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب
نگران پیغام رسانی مکرم احسن اجمل صاحب

حاضری چوتھے سالانہ علمی مقابلہ جات کے شرکاء کی رجسٹریشن کے لئے دفتر استقبال و رجسٹریشن 20۔ اگست 97ء کو عصر کے بعد کھولا گیا اور کوائف فارم دیئے گئے۔ اس دفتر کا باقاعدہ آغاز 21۔ اگست 97ء کو صبح ساڑھے چھ بجے ہوا اور رات ایک بجے تک جاری رہا۔ 22۔ اگست کو بھی یہ دفتر ساڑھے دس بجے رات تک کھلا رہا شرکاء کو ٹکٹ جاری کئے گئے اور اسناد شرکت بھی دی گئیں۔

امسال علمی مقابلہ جات میں 36 اضلاع کے 283 اطفال اور 83 زائرین تشریف لائے۔ ربوہ کے زائرین اور مہمانان کرام اس کے علاوہ تھے۔

مقابلہ جات اس دفعہ 10 مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں درج ذیل ترتیب سے اطفال نے حصہ لیا۔

تلاوت 59' نظم 49' تقریر 40' دعوت الی العبادۃ 57' دینی معلومات 40' بیت بازی 22' مضمون نویسی 13' مطالعہ کتب 16' پیغام رسانی 21 ٹیمیں' مشاہدہ و معائنہ 50 اطفال

مقابلہ تلاوت اول سید مشہود احمد کراچی' دوم سید حفاظت احمد ربوہ' سوم حبتہ القدیر لاہور' حوصلہ افزائی' سید عطاء الواحد کراچی

مقابلہ نظم اول محمد صادق ایوب ربوہ' دوم ملک نفیر احمد کراچی' سوم نیر احمد ربوہ' حوصلہ افزائی عبد السنان چکوال

مقابلہ بیت بازی اول ٹیم ضلع فیصل آباد ممبران توقیر احمد ناصر' وسیم احمد' عدیل احمد دوئم ٹیم ضلع کراچی ممبران صادق احمد ریحان' افتخار احمد' بلال طاہر سوئم ٹیم ضلع شیخوپورہ ممبران ندیم احمد' محمد اقبال' عطاء المنعم خصوصی انعام مکرم میر شمیم احمد' حمید احمد شیراز' راجن پور

مقابلہ تقریر اول صلاح الدین شیخوپرہ' دوم روحان احمد لاہور' سوم نعمان احمد کراچی' حوصلہ افزائی ابتسام احمد سیالکوٹ۔

مقابلہ (دعوت الی العبادۃ) اول سید مشہود احمد کراچی' دوم بلال طاہر کراچی' سوم حبتہ القدیر لاہور' خصوصی انعام مبشر ولید لودھراں

مقابلہ مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ اول نعیم احمد گوجرانوالہ' دوم شاہد اقبال راجن پور' سوم عبد الرحمان صدیقی ربوہ

مقابلہ مضمون نویسی اول محمد صلاح الدین چٹھہ شیخوپورہ' دوم [illegible] طاہر گوجرانوالہ' حوصلہ افزائی سلامت علی سیالکوٹ

مقابلہ پیغام رسانی اول ٹیم ضلع منڈی بہاؤ الدین ممبران ظہور احمد' ریحان خان' ضیاء احمد' رحمان خان' صہیب عامر
دوم ٹیم ضلع لاہور ممبران علی رضوان' حامد احمد' لقمان احمد' عامر احمد رانا' شیراز احمد
سوم ٹیم ربوہ ممبران طارق شہزاد' محمد موسیٰ' راحت احمد' مدثر عثمان' محمد آصف خان

مقابلہ دینی معلومات اول ٹیم لاہور ممبران بلال احمد' افضال احمد' معین الدین
دوم ٹیم کراچی۔ ربوہ ممبران کراچی ٹیم مبشر احمد' سید عامر احمد' طاہر عمیر
ممبران ربوہ ٹیم طارق احمد' محمد موسیٰ' عبد الہادی
حوصلہ افزائی عزیز احمد سندھی بدین

مقابلہ مشاہدہ و معائنہ اول مکرم محمد طیب ایوب منڈی بہاؤ الدین دوم' ظہور احمد منڈی بہاؤ الدین' سوم محمد ولید احمد لودھراں' حوصلہ افزائی طارق احمد شہزاد ربوہ'

مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے عزیزم سید مشہود احمد کراچی اول رہے اور مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے بہترین ضلع لاہور قرار پایا۔ اور انعام مکرم منیر الدین صاحب شمس ناظم اطفال لاہور نے وصول کیا۔

اختتامی تقریب مورخہ 23۔ اگست 1997ء کو ایوان محمود میں صبح نو بجے اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت سے ہوا اس کے بعد (بوجہ محترم صدر صاحب کے بیرون از ربوہ ہونے کے) مکرم نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان محترم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے وعدہ اطفال دہرایا۔ اور پھر عزیزم محمد صادق ایوب صاحب ربوہ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا پاکیزہ کلام "میں اپنے پیاروں کی نسبت" خوبصورت آواز میں پڑھ کر سنایا۔

منتظم صاحب اعلیٰ نے ان مقابلہ جات کے اختتام پر رپورٹ پیش کی اور اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ آپ نے 1940ء میں نوجوانی کی عمر میں احمدیت قبول کی اور 1944ء میں اپنے آپ کو دینی خدمات کے لئے وقف کر دیا اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری عمر سلسلہ کی خدمات بجا لانے کی توفیق پائی۔ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل رہے۔ پاکستان کی قومی باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے سینئر وائس پریذیڈنٹ رہے۔ کچھ عرصہ تک حضرت امام جماعت الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری ہونے کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہے۔ اردو زبان کے بلند پایہ شاعر ہیں۔ آج کل آپ جامعہ احمدیہ میں شعبہ انگریزی کے سربراہ ہیں۔ اور وکیل وقف نو ہیں۔

محترم چوہدری صاحب نے اعزاز پانے والے اطفال میں انعام تقسیم فرمانے کے بعد اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ ہمیں سب سے پہلے اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہئے آپ بچوں کو ان گھروں میں پیدا کیا جو احمدی گھرانے ہیں اور جہاں آپ کو سچائی ورثے میں ملی۔ آج آپ کی تربیت کے لئے وہ مواقع جو اجتماعات پر میسر تھے نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود آج ہر احمدی کو بلا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استثناء یہ نعمت حاصل ہے کہ ہمارے پیارے آقا خود چل کر ہر گھر میں تشریف لاتے ہیں اور آپ کو ان کے ارشادات سننے کا براہ راست موقع مل رہا ہے۔ اس موقع پر محترم چوہدری صاحب نے بعض پرانی یادوں کا بھی ذکر فرمایا۔ آخر پر مکرم چوہدری صاحب نے نصیحت کی کہ آپ تلاوت باقاعدگی سے کریں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ امامت کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کریں۔ حضرت صاحب کو خطوط لکھیں۔ الفضل پڑھیں۔ آپ کے پیچھے ایک اور فوج آرہی ہے اور وہ واقفین نو کی فوج ہے۔ جن کی پیدائش کے وقت سے ہی تربیت ہو رہی ہے۔ پس ان کا استقبال کریں کہ آپ ان سے بہتر ہوں۔ بشاشت کے ساتھ ایسا ماحول پیدا کریں۔ اور یاد رکھیں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان تمام مجالس، ناظمین اطفال ضلع و علاقہ، منصفین کرام اور مہمانان گرامی کی بے حد ممنون ہے اس کے علاوہ وہ تمام احباب جنہوں نے کسی رنگ میں بھی تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے اور ان علمی مقابلہ جات کے دیرپا نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 3

سے دیکھو کہ آپ کے تعلقات کسی سے خراب تو نہیں ہو رہے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہے تو اس کی وجہ معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ بسا اوقات حسد کے نتیجہ میں تعلقات خراب ہو رہے ہوتے ہیں۔ حسد تھڑدلی پیدا کرتا ہے۔ انسان کو بہت ہی چھوٹا اور کمینہ بنا دیتا ہے۔ اس لئے تم بڑے حوصلے والے انسان بنو۔ تم نے ساری دنیا کو فضل عطا کرنے ہیں (-) یہ دور اب بہت دور نہیں ہے وہ قریب سے قریب تر آرہا ہے۔ تمہیں اس کی تیاری کرنی پڑے گی، اپنے گھروں سے ان سب گندگیوں کو صاف کرنا پڑے گا تاکہ آپ کے مہمان صاف ستھرے اور پاکیزہ ماحول میں تمہارے مہمان بن کر آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ 2 مئی 1986ء)

بقیہ صفحہ 4

ہے ساجدہ کا نمبر لگ گیا ہے۔

والدین کی بڑی فرمانبردار اور بڑی صابر بچی تھی۔ بڑے حوصلے اور صبر سے موت کا سامنا کیا گھبرائی نہیں ہائے۔ اُف نہیں کی۔ خدا کی راہ میں سب کچھ نچھاور کرنے والی ایک بے ضرر بچی تھی۔

میرے چار بچوں میں ساجدہ میری بڑی اور اکلوتی بیٹی تھی۔ اس سے چھوٹے اس کے تین بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان تینوں کو نیک اور خادم دین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

پندرہ جنوری چھ رمضان کو طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ اس دوران اس نے خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی "اے میرے خدا مجھے معذور نہ کرنا مجھے اپنی طرف بلا لے" یہ اس کی آخری دعا تھی۔ وہ آخری سانس تک اپنے ہوش وحواس میں تھی۔ اور باتیں کرتی رہی۔ چھ رمضان کو الائیڈ ہسپتال میں ہی اس نے وفات پائی۔ زندگی ہار گئی اور موت جیت گئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اگلے روز سات رمضان بعد جمعہ اس کا جنازہ ہوا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری پیاری بیٹی کی مغفرت فرمائے۔ اس کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ اسے جنت میں ارفع مقام عطا فرمائے۔ اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 5

سے "ٹاکرا" ہے دعا بھی کر رہا ہوں اور محترم مربی صاحب سے حوالہ جات لے کر بات کروں گا مگر خاکسار سے ملنے سے قبل انہیں سفر آخرت کے لئے رخت سفر باندھنے کا بلاوا آگیا۔

دستِ عزرائیل میں مخفی ہے سب راز حیات
موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شراب زندگی

خدا تعالیٰ اس سچے فدائی کو غریق رحمت کرے اور ہم سب کو حضرت بانی سلسلہ کے ان قربی مخلصین کی نیکیوں کا وارث بنائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 22- ستمبر 1997ء

12-00	رات۔اردو کلاس۔
1-00	بیت بازی۔
1-30	درس کلام الٰہی (نمبر 14) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن۔
3-30	چینی زبان سیکھئے۔
4-05	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30	چلڈرنز کارنر۔جسمانی فٹ نس۔
5-00	لقاء مع العرب۔
6-00	اراؤنڈ دی گلوب۔
7-00	اردو کلاس۔
8-00	چینی زبان سیکھئے۔
9-00	انگریزی دان احباب سے حضرت صاحب کی ملاقات۔
10-05	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30	چلڈرنز کارنر۔جسمانی فٹ نس۔
11-00	درس کلام الٰہی (نمبر 14) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
12-30	(دوپہر) بیت بازی۔
1-00	لقاء مع العرب۔
2-00	اردو کلاس۔
3-00	سپورٹس۔ میرا تھان واک (8-1-1995)۔
4-05	تلاوت۔خبریں۔
4-30	نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00	انڈونیشن پروگرام۔
6-00	بنگالی پروگرام۔
7-00	ہومیوپیتھی کلاس۔از حضرت صاحب۔
8-00	لقاء مع العرب۔
9-00	ترکی پروگرام۔
10-05	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30	چلڈرنز کارنر۔حضرت صاحب سے ملاقات۔

نعیم احمد عزیز

ممنون احسان

میں ایک ٹیکسٹائل مل میں کام کرتا ہوں اور ساتھ ہی M. B. A بھی کر رہا ہوں۔ ہماری فیکٹری کی طرف سے 3 روزہ کورس کا Lahore University Of Management Sciences (L U M S) میں اہتمام کیا گیا جو کہ 24۔ سے 26۔ جولائی کو منعقد ہوا 25۔ جولائی کو جمعہ تھا اور اس دن میں نے جمعہ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں ادا کیا اور جمعہ کے بعد ہماری کلاس 3 بجے شروع ہونا تھی۔ جمعہ تقریباً 2 بجے کے قریب ختم ہو گیا۔ لیکن میں نے جس گاڑی میں وہاں جانا تھا۔ وہ بیت النور نہ پہنچی اور مجھے Mobile Phone پر اطلاع دی گئی کہ گاڑی تو یہاں نہیں پہنچ سکتی لہٰذا آپ اپنا کوئی بندوبست کرلیں اور وہاں پہنچ جائیں۔ اور یہ اطلاع تقریباً 15۔2 منٹ پر ملی چونکہ مجھے گاڑی پر جانا تھا لہٰذا میں اپنی موٹر سائیکل بھی گھر ہی چھوڑ گیا تھا۔ اب اگر میں ویگن کے ذریعہ L U M S جاتا تو مجھے تقریباً ایک گھنٹہ لگ جانا تھا اور 4 ویگن بدلنا تھیں اور پھر بھی وہاں پر نہیں پہنچا جا سکتا تھا۔ کلاس میں اگر ایک منٹ بھی لیٹ پہنچیں تو ایک ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرنا پڑتا۔ اب میرے پاس اور کوئی ذریعہ نہ تھا کہ وہاں پر وقت مقررہ پر پہنچ سکتا۔ لیکن میں نے اسی وقت خدا تعالیٰ سے دعا کی اے خدا آج بھی تیرا ہی فضل خاص نازل ہو گا جس طرح پہلے ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا (اللہ نے چاہا تو) اب تو نے ہی کوئی وسیلہ پیدا کرنا ہے کہ وہاں پر وقت مقرر پر پہنچ جاؤں۔ ابھی میں یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ بیت النور کے سامنے ایک کار آ کر رکی میں نے ڈرائیور کو بتایا کہ میرے ساتھ یہ مسئلہ ہے۔ لیکن اسی اثناء میں گاڑی کے جو مالک ہیں وہ آ گئے میں نے ان کو سلام کیا اور اپنا مسئلہ بتایا۔ انہوں نے بغیر کچھ کہے سنے کہا کہ گاڑی میں بیٹھ جاؤ اور انہوں نے ڈرائیور کو کہا کہ اس کو (یعنی مجھے) L U M S 3 بجے سے پہلے پہنچانا ہے۔ اور وہ خود بھی دعا کرنے لگ گئے کہ یا اللہ تو نے ہی فضل نازل کرنا ہے اور اس طرح میں تقریباً دو بج کر پچاس منٹ پر L U M S پہنچ گیا۔ اور اس وقت میری جو کیفیت تھی وہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا کہ کس طرح اس پروردگار نے میرے لئے ان بزرگ کی گاڑی کو وسیلہ بنایا حالانکہ اس جگہ پر پہنچنا بالکل ناممکن لگ رہا تھا۔ لیکن میں نے صرف دعا کی اور اللہ پر توکل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل نازل کیا اور میرا یہ مسئلہ حل کر دیا۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ہمیشہ اللہ پر توکل کریں۔ اور اپنی طرف سے جتنا ممکن ہو سکے کوشش کریں اور پھر اس کے ساتھ ساتھ خدا سے دعا بھی کرنا چاہئے کہ وہ ہماری اس کوشش کو پھل لگا دے (آمین) اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے (آمین) ان صاحب کا نام جن کی گاڑی تھی محترم مسعود احمد صاحب تھا اور یہ ڈیفنس میں رہتے ہیں اللہ ان کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب کنری کی ٹانگ دیوار گرنے سے ٹوٹ گئی ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم صوفی محمد شریف صاحب تحصیل و ضلع کوٹلی اپنی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم راجہ محمد عالم بھون ضلع چکوال کا فوجی فاؤنڈیشن کلر کہار میں اپریشن ہوا ہے۔ نیز مکرم راجہ صاحب خود بھی بیمار رہتے ہیں۔ ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک سعید احمد خان صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم بابو محمود احمد صاحب حیدر آباد۔ بقضائے الٰہی مختصر علالت کے بعد 4۔ ستمبر 1997ء کو وفات پا گئے ہیں۔ موصوف مکرم محمود احمد خان صاحب حلقہ لاہور چھاؤنی جنوبی کے داماد تھے۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

بازیافتہ پرس

○ ایک عدد چھوٹا پرس ملا ہے۔ جس کا ہو نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی سے حاصل کر سکتا ہے۔

(صدر عمومی)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے ہدایات جاری کی ہیں کہ ملک کے شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لئے انتظامی اور حساس ادارے فعال کردار ادا کریں تاکہ مایوسی اور غیر یقینی صورت حال کا پراپیگنڈہ کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت فرقہ واریت اور دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے کسی بھی انتہائی اقدام سے گریز نہیں کرے گی۔ ایم کیو ایم کے خلاف اپریشن کی افواہیں نفرت پیدا کرنے کی سازش ہے۔ اپوزیشن کی افواہوں پر کان نہ دھریں۔

○ اسلام آباد میں سعودی عرب۔ ایران۔ بھارت اور امریکہ کے سفارت خانوں پر حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ اور تمام راستوں پر پولیس کے خصوصی دستے تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ سفارت کاروں کو وفاقی دارالحکومت سے باہر سفر کرنے کے لئے پیشگی اطلاع دینا ہوگی۔

○ امریکہ میں جنوبی ایشیا کے نائب وزیر خارجہ نے واضح طور پر کہا ہے کہ امریکی صدر بل کلنٹن سے بھارتی وزیراعظم اندر کمار گجرال کی 22۔ ستمبر کی ملاقات میں کشمیر سمیت تمام امور پر بات چیت ہوگی۔

○ امریکہ نے پاکستان بھارت کے درمیان خارجہ سیکرٹریوں کے مذاکرات کی ناکامی پر مایوسی اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ پاک بھارت خارجہ سیکرٹریوں کے مذاکرات کی اگلی تاریخ کا ابھی تعین نہیں ہوا۔ امکان ہے کہ شاید یہ مذاکرات اگلے سال ہوں۔ بھارت نے ایجنڈے سے انحراف کیا ہے۔ کشمیر کے بغیر مذاکرات سودمند نہیں ہو سکتے۔ سیکرٹری خارجہ نے مذاکرات کی ناکامی کی رپورٹ حکومت کو پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت نے کشمیر کے متعلق 'اپنے موقف میں لچک پیدا نہیں کی۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ کوئی ملک بھی دباؤ ڈالے ہم مسئلہ کشمیر پر موقف سے نہیں ہٹیں گے۔

○ وزیراعظم معمول کی پرواز پر امریکہ جائیں گے۔ انہوں نے اہل خانہ کی ٹکٹیں بھی اپنی جیب سے خریدیں۔

○ سپریم کورٹ نے سابق وفاقی وزیر اور مسلم لیگ کے اسیر رکن قومی اسمبلی جام معشوق علی کی دس لاکھ روپے کی ضمانت منظور کرتے ہوئے سندھ ہائی کورٹ کے احتساب بنچ کا فیصلہ معطل کر دیا ہے۔

○ پاک بھارت مذاکرات میں کشمیریوں کو شامل نہ کرنے پر مقبوضہ کشمیر میں ہڑتال کی گئی۔

○ کراچی میں ٹرک اور وین میں تصادم کے نتیجہ میں رینجرز اور پولیس کے دو انسپکٹروں سمیت 5 اہلکار ہلاک ہو گئے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ لیاقت جتوئی کے چھوٹے بھائی سینیٹر اعجاز جتوئی کو سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔ جنازہ میں وزیراعظم' چیئرمین سینٹ' اور صوبائی وزراء اعلیٰ سمیت اہم شخصیات نے شرکت کی۔

○ وفاقی حکومت نے ایف آئی اے کے ڈائریکٹر جنرل سمیت گریڈ 20 سے اوپر کے اعلیٰ افسروں کو تبدیل کر دیا ہے۔

○ برمنگھم (انگلینڈ) میں پاکستانی ہائی کمیشن کے مقامی قونصلیٹ کے سربراہ محمد عالم بروہی نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ 21۔ ستمبر کو برمنگھم کے وسطی علاقہ میں واقع معروف کنونشن سنٹر میں پاکستان کی گولڈن جوبلی کی سرکاری تقریب میں مہمانوں کو جن کی اکثریت پاکستانیوں پر مشتمل تھی سؤر کے گوشت کے بنے ہوئے رولز کھانے کے لئے پیش کئے گئے اور متعدد پاکستانیوں نے انہیں گائے کے گوشت کے بنے ہوئے سمجھ کر بے دھڑک کھا لیا تھا۔ اس واقع پر کنونشن سنٹر کی انتظامیہ نے پاکستانیوں سے غیر مشروط معافی مانگی ہے۔

○ دہشت گردی کے حالیہ واقعات کے باوجود پاکستان ایران کی دوستی متاثر نہیں ہوگی قائمقام ایرانی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اسرائیل اور دوسری اسلام دشمن طاقتوں نے اسلامی امہ کے خلاف محاذ قائم کر رکھا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے سود کی وصولی کے خلاف ایک رٹ درخواست یہ کہہ کر نمٹادی ہے کہ آئینی پابندی کی وجہ سے سود کے خلاف درخواست کی سماعت نہیں کی جاسکتی۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پانچ ایرانی افسروں کا قتل نواز حکومت کے منہ پر طمانچہ ہے۔

○ وفاقی وزیر بجلی راجہ نادر پرویز نے کہا کہ بجلی کی چوری پر قابو نہ پایا گیا تو بجلی کے نرخ بڑھ جائیں گے کرپشن ختم کرنے کے لئے واپڈا کو نجی تحویل میں دے دیا جائے گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ درخواست کے ذریعہ استدعا کی گئی ہے کہ نواز شریف' بے نظیر بھٹو' نصرت بھٹو' معین قریشی اور اعجاز الحق بیرون ملک اثاثوں کی تفصیلات پیش کریں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں ایک جھڑپ کے دوران ایک ہی خاندان کے 12۔ افراد ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ حریت پسندوں اور بھارتی فوج میں دو گھنٹے تک فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔

○ چینی کمیونسٹ پارٹی نے صدر زیانگ زیمن کو دوبارہ پارٹی کا سربراہ منتخب کر لیا ہے۔

○ بھارت نے میزائیل ٹیکنالوجی میں خود کفالت حاصل کر لی ہے۔ میزائل پروگرام کے تحت بھارت پرتھوی اور ترشول تیار کر چکا ہے۔ پرتھوی کی رینج بڑھادی گئی ہے۔

○ بری فوج کے سربراہ جنرل جہانگیر کرامت نے گزشتہ روز کور ہیڈ کوارٹر گوجرانوالہ کا دورہ کیا ہے۔

○ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے انتخابات دو ماہ کے لئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔

○ وزیر داخلہ نے حکم دیا ہے کہ ایف آئی اے والے بینکوں کی گاڑیاں فوراً واپس کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ پتہ چلا ہے کہ ایف آئی اے کے اہلکار جن اداروں کی انکوائری پر مامور ہوئے ہیں ان کی گاڑیاں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں یہ حرکت برداشت نہیں کی جائے گی۔

○ پاکستان بار کونسل ہیومن رائٹس کمیٹی کے سربراہ رانا اعجاز احمد خان ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ حکومت اس بات کی وضاحت کرے کہ آیا ایمل کانسی کی گرفتاری اور اسے امریکہ کے حوالہ کرنا قانون کے مطابق ہے۔

○ وفاقی وزیر برائے محنت و افرادی قوت نے کہا ہے کہ ملکی دولت لوٹ کر سوئس بینکوں میں رکھنے والے قومی مجرم ہیں۔ ہمارا مقابلہ پیپلز پارٹی کے ساتھ نہیں۔ بلکہ مہنگائی' بے روزگاری اور جہالت سے ہے۔ مسلم لیگ کرپٹ لیڈروں کو بے نقاب کر کے رہے گی۔ ملکی معیشت میں تاجر برادری ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ قومی ترقی کے لئے اسے حکومت کے ساتھ مل کر تعاون کرنا چاہئے۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ ایرانی افسروں کے قاتل دہشت گردوں کو سرعام پھانسی پر لٹکائیں گے۔

خوشخبری
ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل
کتاب کی ایک کاپی مفت حاصل کرنے کے طریقہ کار کیلئے رابطہ کریں۔ یہ پیشکش محدود مدت کیلئے ہے۔
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ فون 212399

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 647434

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام /30، 60 گرام /90، 100 گرام /150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /250
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکرم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
پروپرائیٹرز : میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون : 6325511
6330334